

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224702

UNIVERSAL
LIBRARY

مضمون درباب شادی دختران صغیرین مصنفہ پنڈت بشیشتر ناتھ صاحب ممبر دہلی سوسائٹی

دنیا میں سب انسان کو تکلیف سے ایک لمحہ بھی کاٹنا مشکل ہوتا ہے اور آرام
میں تمام عسر ہی گذرتی ہوئی معلوم نہیں ہوتی عورتوں کو بالک پڑی میں بیوہ
ہو جانا بہت ہی بہاری دکہ ہے جو بیان نہیں ہو سکتا ایسی حالت میں وہ
دنیا کا آرام و عیش یعنی اچھا کھانا اور اچھا زیور اور اچھا کپڑا پہنا اور اچھے
بچوں پر سونا چھوڑ دیتی ہیں اور عسر اور فکر میں ہر لمحہ دم سرد بھرتی رہتی
ہیں رات دن اونکو رونے پینے میں گذرتا ہے اور بہت سی نرجل برت کرتی ہیں
اور طرح طرح سے اپنے بدن کو شکھاتی ہیں اور ان باب بہائی اور ساس و
سُسر اور دیور و جیٹہ اونکے ہر طرح سے اونکو خوف دیتے رہتی ہیں
اور وہ جوٹے کلنک بدنامی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اوتھریوں کو
پہرے اوڑھے اور اپنے خاوندوں کے ساتھ سوتے بیٹھے دیکھ کر
بڑے اذکی پرتی ہیں اور اسوقت کو یہاں ہوتا ہے کہ وہ اُسکو نہیں اٹھا
سکتی ہیں اسواسطہ پر بشر سے ہمیشہ اپنی موت مانگتی رہتی ہیں اونکی

زندگی بدتر از مرگ ہو مشکل سے اپنی عمر بسر کرتی ہیں جیسا دیکھ تو ہر گزرتا ہے
 اور کودہ ہی جانتی ہیں دوسرا کوئی نہیں جان سکتا یہ غضب پشیر کسی پر
 نڈال ان بیوہ لڑکیوں کے مان باپ ساس و سسرے وغیرہ اونکو دیکھ کر جلا
 کرتے ہیں اور اونکو مارنا چاہتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ کئی طرح
 بچھ دیکھتی ہوئی چتا ہماری جاتی پر سے ملے اور بیواؤں کی رکھوالی اونکے
 یگانے کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ کبھی طرح خراب نہ ہو جاوین اور کہتے ہیں
 کہ ہرم بیوہ ہماری جیوا و شرم رکھے ایسی بیواؤں کیوں کے دیکھ سہی اونکو وارثوں
 کی ہی زندگی بچ ہو جاتی ہے جیوا و شرم والی بیوہ عورتیں اس رنج میں تڑپ
 تڑپ کر مر جاتی ہیں اور کتنی ہی بے علم اور نادان جوان بیوہ عورتیں تنگ و ناموس
 جیوا و شرم کو چھوڑ کر کسی غیر مرد کے ساتھ پردیس میں نکل جاتی ہیں اور کتنی ہی
 پہلے تو کہوٹا کام کرتی ہیں اور پیچھے بچا کر شرمندگی سے کونے میں ڈوب کر
 یازھر کہا کر اپنی جان کھودیتی ہیں اور بہتری بال بیتا یعنی بچہ کا مار ڈالنا اور گرہہ
 بیتا یعنی استھاء حل و خیسرہ بڑی بڑے گناہ کرتی ہیں اور کتنی کسی ہو کر کوہٹوں
 پر جا بیٹھتی ہیں اونکے واسطے کشر مرد اسپین لڑنے جھگڑنے اور دشمنی سے
 جوڑے جھگڑے عدالتوں میں لگاتی ہیں اور ایسی بد عورتیں کشر مردوں کو
 زہر دیکر مار ڈالتی ہیں اور مردوں کے ہاتھ سے کبھی آپ بھی ماری جاتی ہیں
 اونکے مان باپ و خیسرہ وارث اپنی بدنامی کے خوف سے اونکو عیبوں

عیبوں کو چھپاتے رہتے ہیں اور بعض عیبت دار اسی باعث سے اپنی جان کو دیتے
 ہیں غرض اسی جہلن اور حجاب بوجہ عورتیں بڑی بڑی خسرابی اور بدنامی کی باعث
 ہوتے ہیں بعض بعض بڑی ہوئی اور عقلمند بوجہ اپنے من کو پر مایشورین لگا کر
 اوسکے یاد میں اور اپنے شوہر کے نام پر دان اور پن کرنے اور پڑھنے
 وغیرہ نیک کاموں میں انہی عسر بسر کرتی ہیں اور اپنے رشتہ داروں
 خواہم قوموں سے کسی ٹرکے کو متنہ کر کے اوسکی بیابہ شادی وغیرہ
 کاموں میں لگی رہتی ہیں مبارک ہو وہ نیک بخت عورت اوسکا نام اس دنیا
 میں یہی ہوتا ہے اور دوسرے جہان میں ہی اوسکی بہشت نصیب ہوتا ہے
 اور کتنے رحم دل اور سچے دار مردوں نے اس زمانہ میں اسی نیک بخت عورت کو
 لٹا محال جانکر کم عسر بیاؤن کے طرح طرح کے دکھ اور بدکاریوں کو نیکی کے
 واسطے ان کا دوسرا بیاہ کرنا اپنے نزدیک بہتر جاننا اختیار کیا ہی اور وہ ہم
 شاستر کے حوالے سے میں چنانچہ نرنی سندھ کے ۲۱۹ دوسواشتیوں ورق میں وارد
 من کا یہ قول ہے کہ جو کینا بواہ کے بعد اپنی شوہر کے ساتھ سنگ کونہ پر ایت
 ہوئی ہو اور اوسکا شوہر مر جاوے تو اوسکا دوسرا بیاہ کرنا جائز ہے اوسکو
 بطور کنواری کینا کے سمجھنا چاہئے اور ایسے اور یہی کتنے ہی قول ہیں اور
 کتنے ہی ہندو اوسکا جواب دیتے ہیں کہ کینا کا دوسرا بیاہ پہلے آؤر جگوں
 میں تو ہوتا تھا مگر کجگ میں اوسکی مانعت ہے اور کتنوں ہی کا یہ قول ہے کہ

کلجک میں پی دوسرے بواہ کی مانعت اور پاپ ہننیں ہی ایسی بہت بخت اسی
 زنی سندھ کے درق مذکور میں درج ہے سواون نیاں بڑھی پرشون کا نیچو اچھے
 عقلمندوں کا یہ بیان ہے کہ استری جتنا ہونیچو اپنے خاوند کے ساتھ کونگے
 پر ایت ہوئی ہو خواہ اچھا ہو یعنی شوہر سے ہم بستر نہ ہوئی ہو لیکن چوٹی عمر
 کی بے اولاد استری کا دوسرا بواہ کرنا ضروری اور اس کا بیاہ ہونا مہا پاپ
 کی بن برب میں راجنل کی کہتا ہے منابت ہوتا ہے اور اگر شاستر اور لوکی کو
 دیکھ کر برہ سے بچا کر روکے بیوہ کے دوسرے بواہ کرنے میں زیادہ پاپ
 ہوتا ہے یا نہ کرنے میں تو یہی یقین ہوتا ہے کہ دوسرے بواہ کرنے کا صرف
 ایک پاپ اچھا ہے سبب کر بیہ ہتیا اور بال ہتیا وغیرہ یعنی بہت مہا پاپوں
 کے جنکا ذکر اوپر آچکا کہ بال بدہوا کے دوسرے بیاہ کرنے سے ظاہر ہوتے
 ہیں جنکا پریشیت یعنی کفارہ ہی ہننیں ہی کم عمر رائڈ عورت اور کم عمر ان کے پاپ
 اور دکھ دور کرنے کے واسطے اس کا دوسرا بیاہ کر دینا پریشیت یعنی کفارہ ہے
 اور جب دوسرے بیاہ کرنے کی رسم جاری ہو جائے تو اس کے کرنے سے کسی کو
 کچھ عیب یا بدنامی ہی نہ ہوگی خلاصہ یہ کہ کم عمر رائڈوں کو دوسرے بیاہ کر دینے
 سے بہت پاپ اور دکھ اور کلیس اور فساد مٹ سکتی ہیں اور گرتھوں میں جو
 کلجک کے اندر دوسرے بیاہ کرنے کی مانعت کہی ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس
 جگہ میں پاپ بہت ہونا چاہئے پس اب کم عمر رائڈوں کا دوسرا بیاہ

بیاہ ہوگا تو بیشک پاپ بڑھوگا اب اپنی بدہ نیو عقل سے غور کرو اور ضد ہٹ کر
 چوڑ کر رہت اور دم ست اور دیا اور دہرم من میں رہ کہہ کر غور کرو کہ چھٹی عمر کی
 لڑکی رائڈ کے دوسرے بیاہ کرنے سے بہت طسرح کے پاپ اور دکھ ہوتے
 ہیں اور اولیٰ دوسرے بیاہ کر دینے سے پاپ کم ہوتا ہی نہیں دہرم وہ ہے
 جس سے پاپ دور ہو اور اوسے کو اختیار کرنا چاہئے اس پیش کے برہمن
 وغیرہ اعلیٰ اقوام کے لوگ بچھہ کہتے ہیں کہ دہرم شاستر کی رو سے
 کلجک میں بیوہ عورت کا دوسرا بیاہ کرنا منع ہے اسلئے ہم کو کسی چتا بیوہ
 کا ہی دوسرا بواہ کرنا جو کہ نہیں ہمارا سدنت اور نقین اسی پر ہوا و نہایت
 سے کہتے ہیں کہ عورت کم عمر میں رائڈ ہو جائیگی جتنے دکھ اور بچ ہن اونکو
 بردشت کرنا منظور ہو گا اور لگا دوسرا بیاہ کرنا برخلاف دہرم شاستر کے ہرگز
 منظور نہیں کیونکہ ہم برہمن دوسرے قوم یعنی اعلیٰ ذات ہیں اگر ہماری قوم میں
 ہی مثل اونے ذاتوں کے گراؤ وغیرہ ہونے لگیں گے تو ہم بھی سیر ہی نہایت
 ہو گئے اس صورت میں ہماری ذات بگرتی ہے اور شاید کسی قوم کے قلت کے
 باعث جو دوسری قوم سے رشتہ اور پیوند ہو تو اور نئی ذاتیں پیدا ہو جائیگی
 ایسا اولگا نہایت بیان ہے لیکن ہم نے اوپر بیان کیا ہی کہ کلجک میں صرف پاپ
 کے ترقی کی غرض سے کم عمر رائڈ عورت کے دوسرے بیاہ کی مانعت کہی ہی
 کہ اگر اس زمانہ کے لوگ پاپ کھٹانے کے لئے اس کے برخلاف عمل کریں

تو اونے دہرم میں کچھ خلل بھین ہو سکتا دہرم تو اوسی کو کہتے ہیں جس سے
 پاپ کے چھی لینے دور ہو اور جب ایک قوم کی عورت اوسی قوم کے
 مرد کے ساتھ بیاہی جاوے تو کچھ ذات بہنیں بگڑگی اوزنی ذاتین بجا
 میں یہی کچھ قباحت نہیں ہے اوسکی مثالیں ہنئے آگے لکھین میں اب ہم
 بیان کرتے ہیں وہ تدبیر جس سے عورتیں صخر سنی میں غالباً کم بیوہ ہون
 گریہ بغیر حمل کے ہینوں کو ملا کر ساتویں برس بخور روز تو لدھی چٹھے سال وغیرہ
 چوٹی عمر میں کیتا یعنی لڑکی کا بیاہ اوسکی برابر عمر والے لڑکے کے ساتھ کرنا
 چاہئے کیونکہ لڑکیاں نسبت لڑکوں کے جلد بڑھتی اور پیشیا رہو جاتی ہیں
 جب لڑکی ڈیل اور ڈول ہاتھ پاؤں میں لڑکے سے بڑی ہوگی تو اپنے
 خاوند کو چھوٹا دیکھ کر بہت دکھی ہوتی ہے اور رات دن جلتی ہے اور چھوٹے خاؤ
 کی اگیاہی بڑی استری کم مانتی ہے اور چھوٹا خاوند ہی بڑی عورت سے شرم
 کہتا ہے اور سہم جاتا ہے اور ایسے لڑکے عمر جوانی میں کم زد لڑکے عقل
 اور ست رہتے ہیں اور جبکہ چھوٹا لڑکا اس بڑی عورت کے لائق نہیں
 تو کچھ عجب بھین کہ وہ عورت بچلن اور سراب ہو جاوے اور جو قبل از جوان
 ہونے کے چھوٹی ہی عمر میں چچک ویرہ بیماری کر باعث لڑکا مر گیا تو
 استری بغیر واقف ہونے کے اپنے شوہر سے کم سنی بن بیوہ ہو گئی
 اور اوسکی تمام عمر رنج اور دکھ میں رائیگان گئی اوماو سکے مان باب وغیرہ

وغیرہ وارثوں کو بھی اوسکا بہت بھاری دکھہ رنج ہو اور بعض لوگ یہ کہتے
 ہیں کہ کینا کے بھاگ یعنی نصیب میں اگر بیوہ ہونہا لکھا ہے تو کسی تدبیر سے
 وہ مٹ نہیں سکتا اور ایسا سمجھ کر جو چوٹی لڑکی کا بواہ کر دیتے ہیں وہ
 بڑے ناہم میں تقدیر کی اونہیں کیا خبر ہی اگر صرف تقدیر ہی پرکتیہ رکھتے ہوتو
 امور و دنیوی میں تدبیر میں مثل تلاش روزگار اور بیوپار اور بیماری میں
 معالجہ وغیرہ کیوں کرتے ہو جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے وہ خود بخود ہو رہیگا ہنہیں
 بغیر اوپامی اور تدبیر کے تو تقمہ ہی حلق سے ہنہیں اوترا صرف تقدیر پر تکیہ
 کر کر بیٹھ رہنے سے دنیا کا کوئی کام چھین ہو سکتا اور جو لوگ جوشیوں کو
 جنم پیر دیکھا کر اونسکے کہنے کے موافق اچھی نسبت اور کینا کا سواگ
 اور بکی بڑی عمر تحقیق کر کے چوٹی عمر میں لڑکیوں کی شادی کر دیتے ہیں ہی
 کوتہ عقل میں کیونکہ جنم پیر میں وقت اور لگن کی صحت ہونی بہت ہی مشکل ہے
 پر جب جنم پیر صحیح ہنہیں تو اوسکی رُو سے نسبت کا صحیح اور اچھا ہونا کب
 ہو سکتا ہے اور جو بالفرض جنم پیر صحیح ہی ہو تو علم جوش نہایت باریک اور
 مشکل ہے زمانہ حال میں ایسے جوشی کہاں ہیں جو جنم پیر یا برش کی رُو سے
 کسی امر کی خیر اور اوسکی بدہ لمباوے شاستر میں جوش کو فہم نہ لکھنے کے لکھا
 اور بغیر لکھنے کے آدمی اندھا ہی جوش کے رُو سے ایذہ کے اجار معلوم
 ہو سکے تہن جیسے کہ ہن وغیرہ کا حال دریافت ہو کر اوسکی بدہ لمبائی

لیکن اس زمانہ میں پرشن وغیرہ کی بددہ بہت ہی کم ملتی ہے چنانچہ اکثر دیکھا گیا کہ
جو تیشیوں نے جنم تیر کی گرو کو دیکھ کر اپنے نزدیک کیتا سینو ٹرکی کا سہاگ اور بر
نیے ٹرکی کی پوری عسراور اولاد اور دہن کا سہہ سب اچھی طرح تحقیق کر کر
نسبت اور شادی کرائی اور پھر یہی برخلاف اس کے طور میں آیا اور کتنے ہی
اور سرداروں کے پرشن کی جوش کی رو سے خبر دی لیکن اسکی بددہ نہیں ملی
جو بڑے بڑے جوشی اور سرداروں کی جان نے واسے ہیں وہ بددہ ملنے پانے
کے قابل بھین اور نہ جنم تیر یا پرشن کی رو سے کسی بددہ ہکتے ہیں اور نہ اسپر
اعتبار کرتے ہیں بس جوشیوں کے ہنے پر یقین کر کر چوٹی عمر میں کیتا کا
بیاہ کرنا مقصدا و عقل نہیں ہے اور جو لوگ کچھ سمجھ کر اب تو ہمارے پاس روپیہ
موجود ہے کیتا کے بیاہ کا فرض ادا کر دین چوٹی عمر میں ٹرکی کی شادی
کر دیتے ہیں اور کو یہ سوچ ہوتا ہے کہ آئندہ معلوم نہیں کہ روپیہ ہمارے
پاس رہے گا یا نہیں وہ یہی بڑے نادان ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ آئندہ شاید
ادنی بدولت اور روپیہ بڑے جاوے اور اس کے زیادہ ہونے کے واسطے
تدبیریں ہی ہو سکتی ہیں یعنی جس قدر روپیہ انہوں نے اپنے بیٹی کے بیاہ میں
لگانا منظور کیا ہے اسکو ٹرکی کی بڑی عسراور ہونے تک سا ہو کاری میں کہہ دیں
یا کسی بیویار میں لگا دے کہ سو دن نافع سے وہ روز بروز بڑھتا جاوے
اور جو یہ نو اسکے تو اس روپیہ کو دان کے موافق جانکر اپنے گہر میں گارڈ دین

دین اور جب لڑکی بڑی عمر کی اور بیاہ کے لائق ہو اور وقت اوس روپیہ کو
 کام میں لا دین تو مناسب ہے اور بعضے آدمیوں کا بچھ قول ہے کہ بیاہ آدک سپہ
 یعنی اچھے کاموں میں دیر کرنی بچا ہے لڑکی کا بیاہ جہا تک ممکن ہو سکے جلد
 اور چوٹی عمر میں کر دینا مناسب ہے موت اور زندگی کا کیا اعتبار جو کام کرنا
 اوسے کر دینا چاہئے اور کونسی عقل بخین ہے کیونکہ موت اور زندگی کی کسکو
 کیا خبر ہو سکتی ہے کہ کب موت آوے گے اور اگر اسی عقل اور سمجھ پر بولگ
 متفق ہوں تو دنیا کا کام دہند اور لین میں اور تعمیر مکانات اور گھنٹا گڑا بنانا
 یہہ جتنے کام میں سب بند ہو جاوین اپنی موت کو سوچ کر لڑکی کا چوٹی عمر میں
 بواہ کرنا محض بے عقلی ہے اور جو لوگ اس خوشی سے چوٹی لڑکی کا اور چوٹی
 لڑکے کا بیاہ کرتے ہیں کہ وہ اسپسین کہلین گے اور باتیں کریں گے تو انکو
 دیکھ کر ہمسکھہ اور خوش ہوگی وہ ہی احمق ہیں اسی چوٹی عمر کا لڑکا لڑکی
 نادانی کے سبب ایک دو گویا بیانی میں پکارا دہتے ہیں غور کرو تو یہ ایک
 شرم کی بات ہے کہ شوہر نپی عورت کو بہن یا عورت اپنے خاوند کو بیانی کہی
 مگر وہ بیوقوف لوگ اونکی اسی بات کو خوش ہوئے ہیں اور ہستے ہیں اور کہتے
 ہیں کینا کے بواہ کو اپنے اوپر ایک طرح کا بوجھ جا کر اوس بوجھ سے
 جلد سبکدوش ہونیکے واسطے چوٹی عمر میں شادی کر دیتے ہیں وہ بہی دان
 و احمق ہیں یعنی اونہوں نے اپنے اوپر سے بوجھ اور تر جانا غنیمت سمجھا اور

اپنی لڑکی کے نکاح کی طرف برگر خیال نکیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ غیرہ بیماری سے
 جو چوٹی عمر میں کٹھن لڑکوں کو ہو کرتی ہو لڑکا مر جا دیکھا تو کیتا کو تمام عمر
 کیا رنج و دکہہ نصب ہوگا حقیقت میں وہ لوگ اپنی اولاد کے دشمن ہیں اور یہی
 صورت میں خود اذ کو یہی رنج و دکہہ ہوگنا پڑے گا تا کثرتا وغیرہ گونٹوں میں
 یہ بات لکھی ہے کہ اگر لڑکا عمر اور اڑھان ڈیل ڈول میں کیتا کی نسبت بڑا ہی ہو تو یہی
 چوٹی عمر میں کیتا کا بیاہ جوگ نہیں سہلے کہ اگر کیتا کے مانع ہونے تک لڑکا گیا
 تو کیتا کی تمام عمر رانگان ہوئی اور اپنے شوہر کی ہم خوابی وغیرہ امور دنیا داری
 سے وہ بالکل محروم رہ گئی اور کھجک میں مانفت کے باعث اوسکا دوسرا بواہ
 نہوسکیگا پس یہ دکہہ اور پاپ جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے اوسکو نصب ہونے
 ان رنجوں اور پاپوں کے گھٹانے اور کم کرنے کے واسطے سے اسکے
 جب تک کیتا گیارہ برس کی نہوتب تک اوسکا بیاہ نہ ہو اور اس عمر میں ہی چوٹی
 برس کے ساتھ بیاہی بجاوے اور کوئی تدبیر نہیں ہو کیونکہ جب ایسی عمر میں شادی
 ہوئی تو ہڈی عرصہ میں استری اور پرشس یعنی خاوند جو رجوان ہو کر اسپین
 صحت کے لاین ہو جائینگے اور کچھ عجب نہیں ہو کہ ہڈیے دنوں بعد اذ کو اولاد
 ہی نصب ہو جاوے گے ایسی حالت میں اگر اتفاقاً لڑکا مر ہی جاوے تو عورت
 اوسکی ہم بستری اور اولاد وغیرہ سے بالکل محروم نہ ہوگی اور بعد اپنے خاوند
 کے اپنی اولاد کی محبت اور پرورش میں مشغول رہے گی اور یہ وہ ہو جانے کا

کا رنج اوسکو سیدر تو کم ہوگا اور اولاد بنو جانے سے اوسکے خاوند کا نام تو
 قائم رہیگا یہ تدبیر کم عمر بیوہ کے کم کرنے کی ہے کہ گیارہ برس سے کم عمر
 کی لڑکی کا بیاہ نکرنا چاہئے تقدیر کا لکھا تو بیشک لا بد ہے لیکن اوسکی خبر
 سبکو ہی کہ کیا لکھا ہے آدمی کو اپنی طرف سے ہر ایک امر کی تدبیر میں گوشش
 کرنی واجب و لازم ہے اگر تدبیر کرنے سے یہی رنج دور نہ ہو تو آدمی کا
 قصور نہیں اور جو تدبیر کرے تو آدمی کی خطا ہے اسبات کا تو ہم یقین کرتے
 ہیں کہ جو گیارہ برس کی عمر میں لڑکیوں کا بیاہ بڑی عمر کے لڑکوں سے ہوگا
 تو چوٹی عمر میں عورتیں بیوہ بہ نسبت خورد سالی کے شادی کرنے میں کم ہونگی
 اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بڑی عمر لڑکی کا بڑی عمر لڑکے کے ساتھ بیاہ کرنا
 تو بہت اچھا ہے لیکن جن قوموں میں برادری کے گھر توڑے ہیں ان میں ایسے
 لڑکا لڑکی کا بسم ہو چننا دشوار ہے اور اس سبب سے کثیر چوٹی لڑکی چوٹی
 لڑکے سے اور کبھی بہت بڑے کو اور کبھی بڑی لڑکی چوٹے لڑکے سے بیاہنی پڑ
 ہے اور سب قوموں میں یہی دستور ہے کہ جس قوم کی لڑکی ہو اوسی قوم کے
 لڑکے سے بیاہی جاوے دوسری قوم میں شادی کرنے سے ذرا بگڑتی
 ہے اور بزرگوں کی رسم قدیم میں فرق آتا ہے اور بدنامی ہوتی ہے اسواسطے
 ہم پابند اسبات کے نہیں ہو سکتے کہ چوٹی عمر میں لڑکی کی شادی کریں یا بڑی
 عمر میں خواہ کیتا سے بڑے عمر کے لڑکے کو یا میں یا چوٹے کو اپنی ذات میں

لڑکا اور لڑکی جیسے ہم پونچے شادی کر دینا مناسب ہے اور سکا جواب یہ ہے
 کہ دیکھو کل برہمن ایک ہی ذات تھے اور اسپینوں کے بیاہ شادی ہوا کرتے تھے
 پہر اور ملکوں کے جانے آنے اور رہنے سے انہیں چند تفریقین ہو گئیں یعنی
 سارست اور مرشد وغیرہ اور بیاہ شادی ہر فریق کا اسی فرقہ میں ہوتا رہا اب کئی
 برس سے سارستوں میں بھی چند فریق ہو گئے جیسے نول راہر ہی سبکیہ نہت لندہ
 وغیرہ اور ہر فریق اپنے ہی فرقہ میں بیاہ شادی کرتا ہے سو یہ تفریق اور رسم
 اور قیود کچھ شاستر کی رو سے نہیں بلکہ ہر قوم کے دشمنوں نے اپنے آرام
 اور فائدہ کے واسطے ایک مہاندہ بیاہے پھر دیکھو لاہور میں گسائیوں کے
 پنج ذاتی والوں نے برادری کی قلت کے سبب سے بیاہ وغیرہ کی تکلیف اور مشکلات
 کو دیکھ کر برہمن ذات جو نیزہ لگنے میں شامل کر لیا ہے اور ان سے شادی اور بیاہ
 کی رسم درواج جاہلی گیا اور پھر سارست برہمن پہلے غسلے پنج ذاتی میں ہمارے ہوتے
 تھے اور پھر برہمن اونے پنج ذاتی میں داخل تھا اب اس کے برخلاف تو برہمن
 ادنیٰ پنج ذاتی میں گئے جاتے ہیں اور وہ غسلے برہمن غسلے میں علیٰ ہذا تقیاس
 کھتریوں میں کہنی ہو گھور و مھر ہے یعنی فرقہ کے لوگوں میں تاہم رسم بواہ کی جارہی ہے
 انہوں نے مسیتھوں کو بھی اپنے میں شامل کر چار ذاتیں کرنی اور کھتریوں کے پنج ذاتی
 دے پہلے اس ذاتوں سے بیاہ شادی کر لیا کرتے تھے اب انہوں نے جو چار
 ذاتیوں سے بھی جو از ترک کر دیا اس طرح بنیوں اور رادگیوں میں رسم تھا اب

اب موقوف ہو گیا خلاصہ کلام یہ ہے کہ قوم کا رواج اور بزرگوں کی رسم جو دہرم
 شاستر کی رو سے معین نہیں ہوئی اور اب اسکی سب سے بچ اور تکلیف عاید ہوتی ہو
 اسکے نقص و ربحاقت کی دستوری اور اصلاح کرنا مقتضایہ دانش ہے خواہ مخواہ
 اسکے پابند ہونا اور قباحتوں کی تکلیفین اپنے اوپر اٹھانا محض نادانی ہے
 کسی قوم میں ٹرکاڑکی کی شادی کیواسطے چوٹی عمر کی قید نہیں ہے بہت فرقوں
 میں ٹرکاڑکی کا بیاہ چوٹی عمر میں ہی ہوتا ہے اور کبھی بڑی عمر میں بھی
 ہوتا ہے پس اگر بڑی عمر کے بیاہ کے اچھے نتیجے غور کر کر اسکا رواج ہو جاوے
 تو کچھ قباحت نہیں ہو سکتا ابتداً تو اسکا رواج ہونا لوگوں کو ناگوار معلوم ہو گا
 مگر رواج ہو جانے کے بعد اسکی نتائج سے بہت آرام نکلیگا بعض لوگ کہتے
 ہیں کہ ہم تو بڑی عمر میں شادی ہونا اچھا جانتے ہیں مگر ہماری مستورت اسکو
 پسند نہیں کرتیں عورتوں کے کہنے سے ہم چوٹے چوٹے ٹرکاڑکیوں
 کی شادی کر دیتے ہیں بہ لوگ بڑے بیوقوف ہیں یعنی اپنی عورتوں کے
 مطیع ہیں دہرم شاستر کی رو سے عورت کو خاوند کی فرمان برداری
 ضرور چاہئے اور جس گھر میں عورتیں مردوں پر غالب ہوتی ہیں اس
 گھر کا جلدی ناکس یعنی بتا ہوا جاتا ہے عورتوں کی خود مختاری سے
 بہت طرح کی نامنصفی اور بے انصافی اور پاپ ہوتے ہیں اور مردوں کو
 چاہئے کہ اپنی عورتوں کو بڑی عمر میں شادی ہونے کی فواید اچھی طرح

سبھا دیون اور عورتوں کو یہی اپنے مردوں کی عقل پر چلنا چاہئے پرائون
 کی رُو سے ثابت ہے کہ سینا اور دمنیتی اور رگنی اور اوترا اور سہودرا
 اور دیو جاتی اور کسا اور گبیا اور کنتی اور ہداتنی اور کانسدری و پاروتی
 اور ست دتی راجا مان دہاتا کی بیٹی وغیرہ بہت سی استریوں کا بیاہ بڑی عمر
 میں ہوا ہے اونکا حال بھی ان مفصل لکھنا باعث طوالت کا ہے اور جو لوگ
 ہوشیار اور عقلمند ہیں وہ اب ہی رُکے کا بڑی عمر کے لڑکے کے
 ساتھ بیاہتے ہیں تاکشرا وغیرہ پشتکون میں آہٹہ قسم بیاہ کی لکھن
 میں منجد اونکے اس زمانہ میں برہمن وغیرہ افضل قوموں میں براہم بیاہ ہوتا
 اور منوسمرتی پشتک میں براہم بواہ کی یہ شکل لکھی ہے کہ مان باپ اپنی رُکی
 کے واسطے اچھا لڑکا تجویز کر کے اور کپڑا اور گھنارٹا اور رُکی کو پسنا کر
 کتیا دان کر دیون اور دوسرا گاندربہ بواہ یہ بواہ جب تک کہ رُکی اچھی
 بڑی بنو نہیں ہو سکتا اسی پشتک میں اس بیاہ کی یہ شکل درج ہے کہ رُکا
 اور رُکی اسپین ایک دوسرے کو پسند کر لیں اور انکی شادی ہو جاوے
 صحابہارت کے اول پر ب میں درج ہے کہ راجا سینت کا سکنتلا کے
 ساتھ گندھرپ بواہ ہوا تھا اور اسوقت وہ استری بہت بڑی عمر کی
 تھی کہ بیاہ کے تھوڑے دن بعد اسکو حمل ہوا اور راجا بھرت پیدا ہوئے
 اوترا میں کی استری تھی بیاہ کے وقت بالغ تھی کیونکہ تھوڑے دن بعد

بعد اوسکے محل سے راجہ پر کھپت پیدا ہوئے اور اوسکا براہم بیاہ ہوا ہوتا
 ایسی بہت کینا میں پورا نون میں لگی ہیں اور مٹا کشر اور زنی سندھ میں
 شری ہی لڑکی کا بیاہ ہونا مناسب ہے اور شاسترون میں بائج برس اور
 تین مینے اوپر لڑکی کے بیاہ کی اجازت ہی اوسکا یہ مطلب نہیں کہ خواہ
 مخواہ چوٹی عمر میں بیاہ ہو بلکہ اصل مطلب اوسکا یہ ہے کہ لڑکی کی شادی
 وقوع حیض سے پہلے کے عمر میں ہو جانی چاہئے سو اس دس کی
 عورتیں تیرہویں یا چودھویں برس اوس حد کو پہنچتی ہیں اس صورت میں
 بہر حال گیارہویں سال اوسکے بواہ کے واسطے بہت مناسب ہے
 شاستر کے اصل مطلب پر غور کرنا چاہئے اور مٹا بھارت اور پدم پورا
 اور کھگوت میں بیاہ بڑی عمر میں ہونا لکھا ہے

تتمہ مضمون نیدت شیشتر ناہتھا۔

پہلے جو ذکر عقلند آدمیوں کا میں نے لکھا ہے اوسکا پھر کچھ بیان ہے
 یہ بات کہ بڑی عمر کی کینا بے بڑی لڑکی جو حیض سے پیشتر گیارہ برس کی
 یا بارہ برس کی پندرہ برس سے کم نہو ایسی جوان عسکر لڑکے سے بیاہی
 جائے یہ بیان ہی تمہارا مدلل نہیں ہے اس واسطے ہم قبول نہیں کرتے
 اور دلیل قابل لحاظ نہیں ہے لیکن پہلے جو ہم ذکر کر آئے ہیں
 بہت دلیلوں سے ثابت جو انکی شادی کا ہونا میں کرنا قبول ہے

غور کر کہ بغضت من کا قول ہے کہ جو دلیل کر کے ملا ہو اسی سچ کا قول ہو
 اور کو قبول کرے اور جو برہما کا یہی بیان ہو اور مدلی ہو اور کو خیال یہی
 نکرے مان لینا تو بہت دور ہے کہ ریت من کا یہ قول ہے کہ صرف
 شاستر کے پیر سے ہے ہی بغیر دلیل کے کا حقہ جانا نہیں کرے
 دہم کی مان ہوتی ہے اور انہیں بعضوں کا یہ قول ہے کہ چہتا بیوہ کا
 بیاہ پہلے جگن میں ہوتا تھا اور کلجک میں پہلے مصنفوں نے اسو
 مانفت کی ہے کہ کلجک کے لوگ چھوٹے و فرخ گو بونسکے کہ چہتا کو یہی چہتا
 کہتا کہ کے اوس بیوہ کا یہی دوسرا بیاہ کر دیا کریں گے یہ بات کمال
 نامناسب ہوگی اور یہ یہی ہے کہ اب تو ایک عہد ہو رہا ہے کہ بیوہ کا
 چارون برنوں میں بیاہ نہیں ہوتا جو چہتا بیوہ کا دوسرا بواہ ہوا پھر تو کچھ
 عذ نہیں رہے گا یعنی چہتا و چہتا کا بیاہ ہونے لگے گا اسو اسو گونہ
 کی میا و ہم مقرر کرتے ہیں یعنی جو کیتا بیاہ کے اوپر اور گونہ سے پہلے
 جو بیوہ ہو جائے تو اسکا دوسرا بیاہ کرنا نہیں منظور ہے اور کتون کے
 دوسرا بواہ کے کہنے والے نار دمن و عیسرہ مذکورہ بالا کے قول ہیں
 اور کاتیان من کے قول کے ہے صاف یہی معنی ہیں کہ جو بر بغیر خاوند
 دوسری ذات کا ہو یا جگن مذہب بدل گیا ہو یا بل لیا ہو یا نام دہوا اور
 وغیرہ امراض میں مبتلا ہو اور بیاہ ہوئی کیتا کا یہی دوسرا بواہ کر دے

کر دے بموجب رسوم دھرم شاستر کے سواون عقلمند لوگوں کو
 اس دریس کے نڈت جواب دیتے ہیں کہ ہسم پھلے ہی کھلے چلے
 ہیں کہ اس دریس کے چاروں برنوں کو کتیا کا دوسرا بواہ کرنا
 کی طرح پر منظور نہیں ہے مدلل ہو یا نہ ہو لیکن کتیا کا دوسرا بواہ
 نہ کرنا ہمارا بیچہ منشا ہے اس سب سے بیاہ کے اوپر اور گوئہ کے
 پھلے جو کتیا کا خاوند مر جاوے تو او اسکا چھر دوسرا بواہ کرے ان
 سب بات کا ہونا تو اس ملک میں ہرگز ناممکن ہے لیکن اس ملک میں
 سیانی کتیا یعنی بڑی عمر کی کا بڑے جوان لڑکے سے بیاہ کرنا اس
 رسم کا ہو جانا ممکن ہے سو اس ملک کے عقلمند سب لوگ چوٹی عمر کی
 کتیا کے بیاہ کرنے کے گناہ مذکور بالا سے بہت گناہ سمجھ کر اور بڑی
 عمر کی کتیا کے بیاہ کرنے میں تیسری مذکورہ بالا کو بہت فائدہ بچار کر
 اور کتیا سے عمر میں یا اوٹھان میں چوٹے لڑکے کے سنگ بیاہ کر نہیں
 یا کتیا سے برابر عمر کے لڑکے کے بیاہ کر نہیں پہلے کے ہوئے گناہوں
 اور دشون کو بچار کر کتیا سے عمر میں اور اوٹھان میں ڈیوڑیا سوا یا
 لڑکا ہو اسی لڑکی کے ساتھ میں کتیا کے بیاہ کرنے کے پہلے
 کے ہوئے بہت فائدہ بچار کر آگے کو کر اگر بن گے یعنی گناہ
 برس کی کتیا یا بارہ برس کی کتیا کا بیاہ پندرہ برس سے

یا سولہ برس سے جو کم تر کا ہوا لیے جوان لڑکے کے ساتھ آئندہ
 سے کر اگرین گے اور جو لوگ اب بھی بڑے عقلمند ہیں وہ اب
 بھی ایسا ہی کرتے ہیں پس میری رائے میں اس دس کے
 چارون برنوں کو نیچے برہمن و چہترسوی و شش و شودر وغیرہ
 کو گیارہ برس یا بائیس برس کی کنسیا کا پنڈرہ برس یا سولہ
 برس سے تر کا کم ہوا لیے جوان لڑکے کے ساتھ بیاہ
 کرنا بہت مناسب ہے بہت ہم کب لکھیں فقط

ब्रह्मरक्षणीको ११ एकादश वा १२ द्वादशवर्ष
की कन्या का १५ पंचदश वा १६ षोडशवर्ष से
जो कम न होय अथसे जवान बर के संग वि
वाह करना बौद्धत मुनासिब हय बौद्धत हमका
वर्णित करे ॥

॥ इति ॥

मुसन्नफः

पाण्डित विश्वेश्वर नाथ मिम्बर देह

लीसुसायटी

यह मज्जमूनदेहली सुसायटीके जलसे आम ।
दोमं दुबारा पढा गया ॥

संवत् १८२३ मार्गशिर शुदी ४ मंगल को प्रथम
॥ बार पढा गया ॥

और माघ वदी ८ मंगल को फिर द्वितीय बार
॥ पढाया ॥

तारीख ११ महीना दिशंबर सन १८६६ ईसवीमें
अध्वल पढा गया ॥ और तारीख २८ महीना जनव
री सन १८६७ ईसवीमें दुबारा पढा गया ॥

ह कन्या से बड़े बर के संग करना इस रीति के हो जानें का संभव हय सो इस देश के बुद्धिमान सब लोक छोटी उमर की कन्या के विवाह करने के पूर्वोक्त अनेक दोष विचार कर और श्यानी उमर की कन्या के विवाह करने में पूर्वोक्त अनेक गुण विचार कर और कन्या से उमर में वा उठान में छोटे बर के संग विवाह करने में अथवा कन्या से बराबर के लड़के के संग में विवाह करने में पूर्वोक्त दोषों को विचार कर और कन्या से उमर में उठान में जोड़ा किंवा सवाया लड़का होय अथ से लड़के के संग में कन्या के विवाह करने के पूर्वोक्त अनेक गुण विचार के आगे को करा करेंगे अर्थात् ११ एकादश बर की कन्या किंवा १२ द्वादश बर की कन्या का विवाह १५ पंचदश बर से अथवा १६ षोडश बर से जो कम न होय अथ से तरुण बर के संग में अब से आगे को करा करेंगे और जो के पुद्गल बड़े बुद्धि मान हय वो अब भी अय सा ही करते हय ॥

बस हमारी राय में इस देश ।

होय वा संगो होय किंवा दास होय अथवा ।
 कुष्टादि रोग ग्रस्त होय तौ विवाह ता कन्या ।
 का भी अन्य वर के संग विधि पूर्वक विवाह
 कर देना ॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥

कर्त्यायनः वरो यद्यन्य
 नातीयः पतितः लीव
 एव च विकर्मस्थस्संगो
 त्रैवादासो दीर्घा मयो ।
 पिवा ऊढापि देयासा ।
 न्यस्मै सहांबरविभूषणोति

उन दयालु बुद्धि मान् महाशयों को एतद्देशी
 य पाण्डित उत्तर देते हय के हम पूर्व ही कह चु
 के हय के इस देश के वारों को कन्या का दूसरा चारों
 रा विवाह करना सर्वथा मंजूर नहीं हय युक्ति
 सिद्ध होय वा न होय परंतु कन्या का दूसरा वि।
 वाह नहीं करना इनका यही सिद्धांत हय इस
 कारण से विवाह के उपरांत और हिरागमन।
 से पहले जो कन्या का वर मृत्यु को प्राप्त हो
 जाय तौ उस का फिर विवाह करे इत्यादि
 वार्ता का होना तौ इस देश में असंभव ही
 हय परंतु इस देश में श्यानी कन्या का विवा

श्रित्यनवर्तव्येहिनिर्णयः
युक्तिहीनविचारे हि धर्महा
निप्रजायतइति ॥ ॥ ॥

और इनमें से कितने हींका यह कथन हय के अक्ष
ता विधवा का विवाह पहले युगों में होता था औ
र कलि युग में ग्रंथ कारों ने इस कारण से निषेध
किया हय के कलि युग के लोक होंद में पिण्या !
वादी सो क्षताको भी अक्षता कन्या कहके उस वि
धवा का भी पुनर्विवाह कर दिया करेगे तो अयोम्यता
हुआ करेगी और यह भी हय के अक्षता एक मर्या
दा बन रही हय के विधवा का चारों बरणों में विवा
ह नहीं होता जो अक्षता विधवा का पुनर्विवाह हुआ
तो फिर कुछ मर्यादा नहीं रहेगी अर्थात् अक्षता
किंवा क्षता सब विधवा का विवाह होने लगेगा ।
इसमें द्विरागमन की मर्यादा हम स्वीकार करते हैं
य अर्थात् जो कन्या विवाह के उपरांत और द्विराग
मनसे पहले जो विधवा हो जाय तो उसका पुनर्वि
वाह करना हमें अंगीकार हय और कन्यों के पुनर्वि
वाह का प्रतिपादक पूर्वोक्त नारद बचन हय और दि
कात्यायन मुनिके बचन का भी स्पष्ट अर्थ यह ।
हय के जो बर आन जात का होय किंवा पतित हो
य अथवा नपुंसक होय वा विरुद्ध कर्म में स्थित ।

पूर्वाक्त बुद्धिमान महाशयों का फिर यह कथन।
 ह्य के यह वार्ता बड़ी उमर की कन्यारजोदर्शनसे
 पूर्व अर्थात् ११ आकादश वर्ष की किंवा १२ हद्द
 १३ वर्ष की कन्या पंचदश १५ वर्ष से कम न होय
 अथ सतराण वर के संग बिवाही जाय यह कथ
 न भी तुम्हारा युक्ति सिद्ध नहीं ह्य इस हेतु से ह
 म अंगीकार नहीं करते ह्य किंतु पूर्वाक्त अने।
 क युक्ति सिद्ध विधियों के बिवाह का होना यह
 ह्य सो हो। अंगीकार ह्य सो बिचार करो के बा
 सिष्ट मुनि का वाक्य ह्य के जो युक्ति कर के संव
 क्त बालक का भी बचन होय तो उस को ग्रहण क
 रे और जो ब्रह्माजी का भी बचन होय और युक्ति
 कर के संयुक्त नहीं होय तो त्याग समान त्याग।
 कर दे अर्थात् अंगीकार नहीं करे और ब्रह्मस्य
 नि जी का बचन ह्य के केवल शास्त्र के आश्रय रा
 ही धर्म का निर्णय नहीं करे युक्ति के बिना बिच
 र वरने से धर्म की हानि होती ह्य ॥

बसिष्टः युक्तियुक्तमुपादेयं
 बचनं बालकादीपि अन्यत्त्याग
 भिवत्याज्यमयुक्तं पश्योति
 नैति ॥ ॥ ॥ ॥
 ब्रह्मस्यतिः केवलं शास्त्रमा

नोसुकठिनोयस्यासाश्र्पमाप
 रिकीर्तितेतिटीकांतरे श्या
 माथोडशब्राह्मिकीत्यन्यत्रेति
 तथातत्रवल्ततीयस्बंधेवर्द्धमं
 प्रतिमनुवाक्यम् । यदातुभव
 तः शील श्रुतरूपवयोगुणान्
 अशृणोन्तारहा देयात्वव्यासी
 त्कृतनिश्चयेति एवंजमित्यश्व
 मेधे उद्घाट्य पत्रंसायाठीत्यनु
 गाज्ञांविद्यापीणो० विषमस्मिप्र
 दातव्यंततः पूर्वादिशोपरीत्यादि
 हनुमन्नाटके कपाले जानक्याः
 करिकलभदंतद्युतिमुयि इति
 किंविशिष्टे कपाले करिकलभा
 हस्तिशावकस्तस्यदंतयोः द्युतिः
 किंचित्पीतो ज्वलातांमुसातोति
 एतेन सीताया अपि चर मकेशो
 रत्व मुक्त मिति तद्दीवायाम्
 कोमारं पंचमाब्दांतं पौगंडं दश
 प्रावधि केशोर मापंचदशा ।
 द्यौवनंच ततः पर मिति -

स्वहृती

बिषय

के बर को ब्याह तेहंय आगे को कन्धा से सवाये
 या झोढ बर को ब्याहा करे इस में कौन हानि ।
 हय और पहले पहले तो इसमें भार थोड़ा समझ
 पड़ेगा और पीछे जब यह रिवाज हो जाय गा त
 बतो कुछ भी भार नहीं समझ पड़ेगा और इसमें
 जो अनेक सुख प्राप्त होमेंगे सो सबको आया
 ही मालूम दे जावेगे बौहत हम क्या लिखें॥

कन्यों के बड़ी उमर में बिवाह प
 हले समय में हुए हंय इस प्रमाण के श्लोक श्रीम क
 द्वागवतादि ग्रंथों के विस्तार भयसे कुछ एक लि
 खे जाते हंय और महाभारतादि ग्रंथों में भी अने
 क श्लोक और अनेक प्रसंग त्रय से ही समझे जाय

श्रीमद्वागवतेतांदवमायामि
 ववोरमोहिनीसुमध्यमांकुंड
 लमंडिताननाम प्रथामानितं
 वापितरत्नमेखलांब्यजत्सु
 नीं कुंतलशंकितेक्षणांमिति
 श्यामा अजातरजस्काम् ।
 कुंतलेभ्यः शंकिते इवचपले
 ईक्षणीयस्यास्तामितिटीकायां
 श्रीधस्वामिनः शीतकाले भवे
 दुष्माउष्ण काले तु शीतला स्त

व्यक्तीभवंताव्यस्तना
 यस्याः-

सं खल्ल १ कपूर २ मेहर ३ यह तीन जाते थीं सो
इताने सठां को मिलाकर चौजाती करली और
यतरो यों की पंजाजाती के चौजाति यों कन्याबि के
वाह तय सो उताने चौजातियों को कन्या देना द
र आपसमें ही कन्या का देन लेन कर लिया और
वनियों न भी बस्व वनियों का जन धमी वनियों
के संग बिवाहादि संबंध होता रहा अब हाल में म
कूफ कर दिया ॥

सो हमें बुद्धि से यह निश्चय हाता हय के हमें शा
स जात के बंध पहले पहले टूट टूट कर और ।
नय नय बंध देश काल को देख कर होते आये
हय का अब भी देश काल को देख कर नये बंध
बांधन में कान देय हय और यह भी बात हय के
बड़ों की चाल पर ही रहना यह भी मूर्खता ह
य अर्थात् जो बड़े ना समझी से काई काम बुरा ।
करते आये हांय चा बुद्धि से बिचार कर छोड़ दे
ना योग्य हय और दूसरे जात के बंधन के ।
नहीं तोड़ने से भी श्यानी कन्या का बिवाह बड़े
वर के संग कर ना यह क्यों नहीं हो सकता हय
अर्थात् जय में हाल में छोटी कन्या का बिवाह
करते हय आगे को श्यानी कन्या का बिवाह ।
करे हाल में कन्या से छोटे वर को या बराबर

कर

गुनासबहय और जानकामरप्रबुद्धि नही भोक्षिया गोभी उम
का कारनाह

ये उनके आपस में विवाह संबंध होते फिर देशों के
 रहने से सारस्वत महाराष्ट्रदि भेद हुआ उनका उन
 का आपस में विवाह संबंध होते रहे अर्थात् सार
 स्वतों का सारस्वतों में औरों का औरों में अब कई सौ
 वर्ष से कोई कारण से सारस्वतों के अनेक भेद हो गये
 जयसे नकेल रावडे सलबलिये पंडते लुंब इत्यादि
 दिक और यह बंध हुआ के इतनी इतनी सारस्वतों।
 की जातों का इतनी इतनी सारस्वतों की जातों में ही
 विवाह होय और सारस्वतों की जातों में न होय इ
 त्यादिक सो यह बंध कुछ शास्त्रोक्त तो हुई नहीं जा
 तवालों ने मिल के बांधा हय अब जो जात का दुःस्व
 देख कर दुःस्व देख करने को और किसी तरह का बंध
 ध मिल के बांधे तो क्या नहीं बंध सकता हय और
 हाल में ही गुसाईयों की पंजा जाती ने जात की तं
 गी से विवाहों का दुःस्व देख कर लहौरों बुद्धि मा
 नों ने पहला चंद्र तोड़ कर नया बंध बांधा हय अर्थात्
 त चूनियों को मिलाया के इनकी बेटी लेनी भी और
 इनको देती भी और सारस्वतों की बड़ी पंजा जा
 ती में पंमू थे और जातों में मोहले थे सो
 अब मोहले बड़ी पंजा जाती में हो गये हय और पंमू
 और जातों में हो गये हय इत्यादि अगे क और
 यत्तारीयों में भी अयसा ही समझना चाहिये के जय

धरुभामें के जिसमें उनकी बुद्धि में भी आजाय
 स्त्रीपुंवच्च प्रभवति यदा तस्य गे
 हं विनष्टम् याज्ञवल्क्यः ॥
 रक्षित्कन्यां पिता विन्तो पतिः
 पुत्रास्तु बार्द्धके अभावे ज्ञात
 यस्तेषां न स्यात् अंक चित्स्थिय इति

और जो यह कहते हैं उनके स्थानी कन्या बड़े बर के संग
 व्याहना बात तो यह बौहत अच्छी है परंतु जात।
 की तंगी है सो लाचारी के सब बसे छोटी कन्या छे
 ट बर को भी व्याहनी पड़ती है और छोटी कन्या ब
 हुत बड़े बर को भी व्याहनी पड़ती है और जात के
 संबंध जानमें ही करने ठहरे और जिनसे कन्या ब
 ले न दे न ही है उन की कन्या कसमें ले और कस
 में उतको कन्या दे और आन जातो में विवाहादि संब
 ध कर स जात बिगड़े जात का बंदूटे और सब में
 निंदा होय इसमें हमारे बड़े भी यथा संभव विवा
 ह करते आये हंय सो हम भी विवाह यथा संभव क
 रते हंय अर्थात् कुछ बंद नहीं करते हंय के छोटी
 कन्या व्याहनी या बड़ी व्याहनी या कन्या से बड़े।
 बर को ही व्याहनी या कन्या से छोटे बर को नहीं
 व्याहनी रत्यादिक सो यह भी कथन विचार पूर्वक
 नहीं है क्योंकि प्रथमतो पहले सब प्राण एक ही

दशवर्षतुलगनंशंसितिसूर्यइति

साविस्तार भयसे लिखे नहीं और कहा चित्त कन्या के अशुभ ग्रह भी जन्मपत्री में पड़े हों या जुड़ावा अच्छा नहीं मिलता होय उन अशुभ ग्रहों का भी। फल बौहत कम हो जाता है इससे दशवर्ष के ऊपर कन्या के विवाह करने में यह भी तुम एक तरह का लाभ समझे।

और जो यह कहते हों के प्र्यानी कन्या का कन्या से छोटी या सवाये बर के संग ब्याह करना यह। बात तो बहुत मुनासिब है परंतु हमारी स्त्रियों नहीं मानतीं हंय इससे हम का करे लाचार हंय इससे छोटी कन्या छोटे बर के संग या बराबर के बर के संग ब्याहते हंय सो यह कथन महा मूर्खों का है क्यों के स्त्रियों के करे से पराण म में जिससे सब को दुख होय अयसा काम करना अयोग्य है और स्त्रियों का धर्म है के अपने पति स्वसुरादिकों की आज्ञा में रहे और जिस घर में स्त्रियों की आज्ञा में पुस्य रहते हंय उस घर का नाश हो जाता है और जो स्त्रियों की आज्ञा में तुम रहे तब तो स्त्रियें स्वतंत्र हो जायगी तब तो बड़ा भारी अनर्थ होयगा जो मुखसे कहा भी नहीं जाता और पुस्यो को चहिये के अपनी स्त्रियों को इस बात का गुणा दो।

शुभविशेष उमर की कन्या का विवाह करना

रासारेध्वधीर्बुधः स्वादुद्रान्तरव
 लिंचापिनिविशयं यथाबुधः स
 उष्ट्रोमधुरं मुचन विपरीतेरमेतु
 यः यथानिबं चरत्युष्ट्रो हित्वा म
 मपितद्युतम् अणुभ्यश्चमहद
 भ्यश्च शास्त्रेभ्यः कुशलोत्तरः सर्व
 तः सारमादद्यात्पुथ्येभ्य इवय
 व्यदङ्गीति

और दशवर्षके उपरांत कन्याके विवाहमें बृहस्पति
 की शुद्धिताकी भी आवश्यकता नहीं है सो मुहूर्त
 चिंतामणि का टीका विवाह प्रकारका पीयूषधारा
 उममें व्यासजी का बचन लिखा है तथा और ग्रंथों
 में भी अनेक बचन हैं

जोहय

पीयूषधारायां व्यासः दशवर्षव्य
 तिक्रंता कन्या शुद्धि विवर्जिता ॥
 तस्यास्तारेन्दुलगनानां शुद्धौ पाणि
 ग्रहो म त इति ॥ शीघ्र बोधे ॥
 दशवर्षका दशवर्षयस्याः शुद्धिर्न
 जायते पूजाभिः शकुनेर्वापिता
 स्याः लग्नं प्रदापयेदिति ॥
 रत्नोद्योते गुरुशुद्धीखेः शुद्धिः
 कीर्तिता दशवत्सरात् दृष्टुका

हुआ

कैर जो दर्शन और फिर उसने करा शुद्ध स्नान और
 भर्ती हुआ छोटा अर्थात् अस्तुदान देने को बालकाई
 से समर्थ हुआ नहीं तो जितनी अस्तु कन्या
 की बीते उतनी गर्भहत्या कन्या वरके पितादिकों।
 को सम्पन्न चाहिये उस कारणते कन्या से उपाडा अ
 युमें और उठाव में बरका होना ये अर्थ हय और बुद्धि
 मान सब ग्रंथो से सार सार लेले और त्याग कर देय ह
 महाभारतके आदि पर्वके टीके में लिखा हय और प
 न्नापुराणमें लिखा हयके सबका सार ग्रहण करले
 जयसे हंस और सार असार सबको जो ग्रहण करे
 वो बयल के माफिक हय और असार ग्राही ऊंट के मा
 फिक हय और भागवतके एकादश स्कंधमें लिखा
 हयके शास्त्रका सार ले जयसे भ्रमर और हम जान

मात्र

ते हयके असार ग्राही शूकर के समान हय
 सर्वस्मादपि ग्रंथात् सारमेवा देय
 मितरत्याज्यमिति श्रूयते ग्रंथ म
 भ्यस्य मेधावी ज्ञानविज्ञानतत्प
 रः पलालमिव धान्यात्स्थीत्यजे
 द्वयमशेषतश्चि हंसः ससारमा
 दत्तेयः श्रान्ता विविधा तश्चुत्तात्
 दुग्धैकं गतान् तोयाद्यथा हंसा
 ऽमलं पयः सर्वं श्रुतमुपादत्ते सा

और जो रजोदर्शन हो गया और उसने किया शुद्ध।
स्नान तो उसको ऋतुदान मिला नहीं ब्याह के नहीं
होने के कारण से तो गर्भ का संभव था सो बोव्या
गया इसमें ऋतु के होने से पहले ब्याह करे अर्थात्
कन्या का विवाह जो ऋतु से पहले हुआ और वि
वाह के उपरांत हुई ऋतु से फिर जो किया शुद्ध स्नान
फिर उसे भर्ती से ऋतुदान प्राप्त हुआ गर्भ का संभव
हुआ तो श्रेष्ठ हुआ और जो ऋतुदान मिला नहीं तो
निःसंदेह पाप है सो इस कथन से यह आता यह के
कन्यादान रजोदर्शन से पहले करना चाहिये और ध
र्मशास्त्र में यह भी लिखा है कि जो भर्ती स्वस्थ हो
य और स्त्री ऋतु से हो कर शुद्ध स्नान करे उसे जो ऋ
तुदान न दे तो गर्भ हत्या होता है सो यह मितानरा
मं लिखा है

मितानरायां पराशरः ऋतुस्ता
तां तु यो भार्या संनिधौ नोपगच्छ
स्निघोरायां भ्रूणहत्यायां युज्यते
नात्र संशयः उत्तराद्भूतदेवयः स्व
दारान् ऋतुस्तातान् स्वस्थः सन्तो
पगच्छतीति

सो इस कथन से यह भी तात्पर्य प्राप्त होता है कि
जो पूर्वता से बड़ी कन्या छोटे बर को ब्याह करे तो स्त्री

यह

और भी हयके शास्त्रकी विधिसे विवाह करनेकामु
ख्य प्रयोजनसंतानकी उत्पत्तिकारहयसो मिताक्षरा
में लिखाहय जो कन्याका विवाह तो हुआनही

मिताक्षरायाम् शास्त्रीयदारसंग्र
हस्यफलमाह लोकानंत्यदिवः
प्राप्तिः पुत्रपौत्रपुत्रकैः यस्मा
तस्मात्स्त्रियः सेव्यां कर्तव्याश्च
सुरक्षिताः लोकानंत्यवशास्या
विच्छेदोदिवः प्राप्तिश्चदारसंग्र
हस्यप्रयोजनद्वयमित्याह पु
त्रपौत्रपुत्रकैः लोकानंत्य
अग्निहोत्रादिभिश्चसर्गाप्राप्ति
रित्यन्वयः यस्मात्स्त्रीभ्य ए
तद्वयं भवति तस्मात्स्त्रियः
सेव्याः उपभोग्याः प्रजार्थं रति
तव्याश्च धर्मार्थं तथाचापस्त
वेन धर्मप्रजासम्पत्तिप्रयोज।
नन्दारसंग्रहस्याक्तम धर्मप्र
जासम्पन्तेषुदारेषु नान्याकु
र्वीतेति बद्धतारतिफलम्।
लौकिकमेवेति ॥ * ॥ * ॥

करना इस समय में अधर्महय धर्माधर्म निर्णय
 कालादिकोंको दोषकर कही होताहय अन्यथाना
 ही होता और स्त्रीरजस्वलाभी हालमें ते
 उपरात रहे बर्यकहोतीं हयइसदेशमें औरकोईदेशमेंया
 कश्चित् किसी समयमें बर्य एकादश द्वादशमें भीहोतीं होये रज्ज
 गी सोइसदेशकालके अनुसार औरक
 न्या का उठानबलाबल देखकर जो किसी
 एककारनसे एकादशबर्यकी कन्या का बिवाह न
 होसकेतौ द्वादशबर्यमें भीकरे तौचिंता नहों हय।
 और अपारकमें नारह बचनयह हयके जो कन्या ऋ
 तुमती हो जायतौ अपनेबांधवोंसे कहेकेमें ऋतुम
 ती हो गईहं और जो उसके कहे पर भी बिवाह न करे
 उनें गर्भहत्याके समान पापहोता हय सोइत्यादिक
 धनसंतौ ऋतुके होनेसे दोय प्राप्तहय यह आताहय य
 हात
 ह कछु नही प्राप्तहोताके रजस्वला संज्ञा कन्याके बि
 वाह का दोयहय

अपारक कन्यया चाह मृतुमतीति
 बांधवभ्यो निवेदितव्यमित्याहना
 रदः कन्या ऋतुमुपलैत बांधवै।
 भ्यो निवेदयेत्त नचेत्पदघुस्नात
 त्रेतेस्युर्भूणाहभिः समाइति ॥

होता है और कुछ पाप नहीं होता है सो क्यों करे सप्तम अष्टम बर्य में हीं करे जो पुण्य भी प्राप्त होय। सो यह उनका कथन भी समया नुसार बुद्धि से विचार पूर्वक नहीं है क्योंकि तुम अच्छी तरह से विचार के एकादश बर्य की कन्या के विवाह करने में पूर्वाक्त अनेक गुण और पाप दुःखादिकों का नाश और सुख प्राप्ति बहुत बड़े फायदे प्रत्यक्ष देखने में आते। हंय और शास्त्र विरोध भी नहीं है क्योंकि शास्त्र में राजखला कन्या के विवाह का दोष है और एकादश बर्य की कन्या के दान करने का पुण्य मत हो। परंतु पाप भी तो नहीं है और छयसात बर्य की कन्या के विवाह करने के पूर्वाक्त अनेक दोष पाप प्रत्यक्ष देखने में आते हैं सो जिस कार्य में प्रत्यक्ष महादोष पाप देखने में आते सो वो धर्म नहीं है किंतु अधर्म है सो यह मनु में भी लिखा है कि वेद शास्त्र के विरुद्ध नहीं होय और युक्तियों से सिद्ध होय वो ही धर्म है और धर्म नहीं है

मनुः श्रायधर्मोपदेशाच्च

वेदशास्त्राऽविरोधिना यस्तर्के

एतानुसंधत्ते सधर्मवेदनेतर इति

सो एकादश बर्य की कन्या का विवाह करना इस समय में धर्म है छयसात बर्य की कन्या का विवाह

और द्वादशादि बर्षों में कन्यादानादिका दोष है।

और रजोदर्शनका भी द्वादश बर्ष में ही संभव है यद्यपि कितने ही बचनों से दश बर्ष के उपरान्त कन्या की रजस्वला संज्ञा लिखी है और दश बर्ष के उपरान्त कन्यादान करने में दोष भी लिखा है

निर्णयसिंधौ अष्ट बर्षा भवेदौरी
नव बर्षा चर्गाहाणी दश बर्षा भवे
कन्या तत ऊर्द्ध्वं रजस्वलेति कुत्र
चित् कन्यां दद्यान्मृत्युलोको रोगं
तुरजस्वलाम् ॥३३॥३३॥३३॥३३॥

परंतु द्वादश बर्ष के आदि लेके बर्षों में ही कन्यादान करने का दोष बचनों से प्राप्त होता है इससे रजस्वलाभाव भी द्वादश बर्ष में ही जाना जाता है यह व्यवस्था स्पष्ट धर्म सिंधु में लिखी हुई है

निर्णयसिंधौ संबंधतत्वे यमः
कन्या द्वादश बर्षा णिया प्रदत्ता
वसेद्गृहे ब्रह्महत्यापितुस्तस्याः
सा कन्या वरयेत्स्वयम् तस्माद्दुहा
हयेत्कन्याया वन्तर्त्तु मतो भवेत्

साशास्त्रका यह तात्पर्य है कि कन्यादान अथवा समय में करके जिसमें पुण्य अधिक प्राप्त होय सो एकादश बर्ष की कन्या के दान में पुण्य प्राप्त नहीं

दहनवरस्तच्छुद्धौ कृष्णं दैर्घृतं
 जुह्यात् विवाहहोमकाले उप।
 स्थिते चारब्धे विवाहे बारजोद
 र्शने तु स्नापयित्वां युजानेति ते
 तिरीयमाणे त्रेहत्वा विवाहं प्रवर्त
 येदिति धर्मसिंधौ विवाहात्पूर्व
 कन्यायां रजोदर्शने मातृपितृ
 भ्रातृणां नरकपातः कन्यायाञ्च
 यलीत्वं तद्गर्तुं ब्रह्मलीपतित्वं च
 त्रशुद्धिप्रकारः कन्यादाताऋतु
 संख्ययेत्यादि निर्णयसिंधौ च
 प्रायश्चित्तमुक्तमाश्वलापनेन क
 न्यामृतमतीं शुद्धं कृत्वा नित्यं।
 तिमात्मनः शुद्धिश्च कारयित्वा
 तामुद्देहदानं शास्यधीरित्यादि

और जो आग्रह करके यह कहते हैं यके शास्त्रका ता
 त्यर्थ यह नहीं है यके रजोदर्शनसे पूर्व कन्याका व्याह
 रकरे किंतु सप्तवा अष्टवर्षकी कन्याका व्याहकरे
 से बड़ा भारी शुभ्य प्राप्त होता है नवमें वर्ष इंसते कु
 ङ्कम प्राण्य प्राप्त होता है दशमें वर्षमें कुं और क
 म प्राण्य प्राप्त होता है और एकादश वर्षके व्याह
 में कुं प्राण्य कन्यादान करे का नहीं प्राप्त होता है

तां

मं

होतिरवाहय

अपरार्के संवर्तः माता चैव पिता
 चैव जेष्टभ्राता तथैव च त्रयस्ते
 नरकं यांति दृष्ट्वा कन्या रजस्व
 लाम् निर्णयसिंधौ हारीतः पि
 तुर्गहितुया कन्या रजः पश्यत्य
 संस्कृता सा कन्या बृषली ज्ञेया
 तत्पतिर्बृषलीपतिः देवलात्रि
 कश्यपाः पूर्वाह्निं तदेव भूणहत्या
 पितुस्तस्याः सा कन्या बृषली स्मृ
 ता यस्तां समुद्देह कन्यां ब्राह्मणे
 ज्ञानदुर्बलः अश्राद्धेयमपांतेयं
 तं विद्याद्बृषलीपतिमिति प्राय
 श्चित्तेन्दुशेखरे कन्याया विवा।
 हात्पूर्वरजोदर्शनेन त्पिता तदृत्
 नाणायित्वा तत्संख्यया गोदानं
 कृत्वा अशक्तावेकांगं सुवर्णं
 शृंगादिगोदानविधिना दत्त्वात्रा
 प्यशक्तौ सदक्षिणमन्नविषेयु
 दत्त्वा त्रिदिनमुपायिता चतुर्थरा
 त्रौ गव्यपयोमात्राहारां कन्यांति
 बृत्तरजस्काभूयिता दद्यात् ताम्

२२९

५

धा

प्राप्त होता हय सोइहां पूर्वोक्तावुक्तकथन का
 निर्णयसिंधौ ज्योतिर्निबंधे
 यडब्दमध्येनोद्घाह्येति परा
 शरमाधवीयेतु जन्मतोग
 भानाद्वापंचमाब्दात्परंशुमसु
 कुमारीवराण्दानंमेखलाबं
 धनंतयेत्युक्तं भारतेसप्त
 संवत्सराद्द्वै विवाहः सार्व
 णिकः कन्यायाः शास्यतेरा
 जन्तन्यथाधर्मगर्हितः संव
 र्तः विवाहस्त्वष्टृवर्यायाः क
 न्यायाः शास्यतेबुधैरिति मुह
 र्तचिंतामणौ गुरुशुद्धिवशेन
 कन्यकानां समवर्षेषु यडब्द
 कोपरिष्ठादिति महर्तगाणपतौ
 गर्भाज्जन्मदिनाद्वापिहायनात्पं
 चमात्परं आहशाब्दंतुकन्या
 याविवाहस्समवत्सरं गौरीस्या
 दष्टवर्यासोरोहिणीभववार्या
 कीदशाब्दकन्यकाज्ञेयातस्मा
 द्द्वैरजस्वला पीयूषधारायां वा
 त्स्यः गौरीददद्दुस्तलोकसांवित्रं

भी

थोड़े दिनों पीछे गर्भहोगया था अभिमन्यु को विवाह गड़ थी और राजा परीक्षित उत्पन्न भये और बिवाह ब्राह्मण हुआ था अयसे अनेक प्रसंग पुराणादिकों में हंय कहां तक लिखें तथा मिताक्षराके आचाराध्यायके बिवाह प्रकरणके दूसरे श्लोकमें लिखाहयके अयसी स्त्रीको बिवाहके जो किसी पुरुषने भोगी नहोय तो इस कहनेसे भी श्यानी कन्याका बिवाह करना प्राप्त होताहय क्योंके छोटी कन्याका तो किसी पुरुषके साथ भोगका संभव हई नहीं फिर मिताक्षराका कथन व्यर्थ हो जायगा श्लोक पहले लिख अयिहंय इसते इहां नहीं लिखा और धर्म सिंधुके तीसरे परिच्छेदके पूर्वार्धके ५०के पत्रमें भी यही लिखाहय और जो शास्त्रमें गर्भसे या जन्मसे छय बर्यके ऊपर अर्थात् जन्मसे ५ बर्य ४ महीनेके उपरांत कन्याके बिवाहका समयहय और इसते कम उमरमें नकरे यह लिखाहय और लिखाहयके ७में ८में बर्यमें कन्याका बिवाह उत्तमहय ९में १० बर्यमें मध्यमहय ११में बर्यमें अधमहय और १२में आदिलेके प्रायश्चितकरकेहय सो इस कथनसे तो छोटी कन्याका बिवाह श्रेष्ठ प्राप्त होताहय और बड़ी उमरकी कन्या श्रेष्ठ नहीं का

कन्यायाश्चवरस्यच गांधर्वः
 सतु विज्ञेयो मैथुन्यः काभसं
 भवइति कन्यायावरस्यचा
 न्यान्यानुरागोणायः परस्परं
 संयोगाश्चलिंगनादिरूपः स
 गांधर्वो ज्ञातव्यः संभवत्य
 स्मादिति संभवः यस्मात्क
 न्यावरयोरभिलाषादसौ सं
 भवति अतएव मैथुन्यो मैथु
 नायहितः सर्वविवाहानामे
 वमैथुन्यत्वेयदस्य मैथुन्य।
 त्वाभिधानंतत्सत्यपिमैथुने
 नविरोधइति प्रदर्शानार्थमि
 तिटीकाच

सोयह जानोंके गांधर्वविवाह बड़ी कन्यायो का
 पहले होता था महाभारत के आदि पर्वमें राजा।
 दुष्यंत का शकुंतला के संग गांधर्व विवाह भया
 और शकुंतला बहुत बड़ी थी के जो उसको तुरंत
 ही गर्भहोगया और राजा भैंते उत्पन्न भये यह कथा र
 बिस्तार से हय तथा और भी अयसे बौहत से प्रसं
 ग हंय बिस्तार भयसे नहीं लिखे और उत्तरा की
 व्याह के समय में बौहत बड़ी उमर थी के व्याह के

सेवो प्रसंग प्रतीक इहां नहीं लिखे और जो अकलमें
दहंयवो अवभी अकसर श्यानी कन्या बड़े लडके
के साथ व्याहते ही हंय और मनुमिताक्षरदि ग्रंथा
में विवाह आठ प्रकारके लिखे हंय सो इस समय

ब्राह्मः १ दैवः २ आर्यः ३ प्रजापत्यः ४

४ आसुरः ५ गांधर्वः ६ राक्षसः ७

पैशाचः ८ इत्यष्टौ विवाहाः

में ब्राह्मणादि वर्णों के ब्राह्म विवाह होता है सो
ब्राह्म विवाह का स्वरूप मनुस्मृति में यह कहा है
के कन्याके मातृ पित्रादिक योग्य वर वर को बुला
कर कन्या को बस्त्र पहना पहराके आपही जो
कन्यादान करे वो ब्राह्म विवाह कहाता है और गा
ंधर्व विवाह जब तक कन्या अच्छी श्यानी न होय

मनुः आच्छाद्य चार्चयित्वा च

श्रुतशीलवत्ते स्वयम आह

यदानं कन्याया ब्राह्मो धर्मः

प्रकीर्तित इति

तब तक यह कभी होई नहीं सकता है सो इस
का स्वरूप मनुमें यह कहा है कन्या वर की आ
पसमें प्रीति करके जो आपसमें आलिंगन रूप सं
यो सो गांधर्व विवाह कहाता है

मनुः इहयाऽन्योन्यसंयोगः

तौ कुछ एक अरसेमें कदाचित् बर मर भी गया तौ
 भी वह अदत्ता कन्या तौ नही और विवाह होनका
 थाड़ा बौहत सुख भी उस कन्या ने देखा और जो को
 ई संतान उत्पन्न हो गई तब तौ एक बड़ा ही लाभ
 हुआ कोंके उस बालकके स्नेह में पालन में रुंदापे
 का दुःख भी उसको बौहत कम मालूम होयगा और
 नाम भी उसके पति कारहा और कुल भी आगे को
 बढा और जो विवाह किये पर कदाचित् उन दो ती
 न वर्षके बीच में ही कन्या का बर मर जाय तौ लाचा
 रिकी बात हय परंतु अपनी तरफ से तौ दुःख दूर क
 रनेका उपाय करे और जो उन उपायोंके करनेसे भी
 दुःख दूर न होय तौ पुरुषका अपराध नहीं हय और
 जो दुःख नाशका उपाय नहीं करे तौ पुरुषका अ
 पराध हय परंतु इस बातका तो हम निश्चय करते
 हयके जो ग्यारह वर्षकी कन्याये श्यानी उमरके
 पुरीके साथ व्याही जा मेंगी तौ इस समयमें जितनी
 बाल विधवा होती हय उनसे बौहत कम हो मेंगी
 और पुराणादिकोसे निश्चय होता हयके सीता दमयं
 ती दिवहती रुक्मिणी उत्तरा सुभद्रा देवयानी शकुंत
 ला विषया कुन्ती पद्मावती कालिंदी पार्वती सत्यव
 ती मांघाताकी ५० कन्या इत्यादि अनेक स्त्रियोंका
 विवाह श्यानी उमरमें ही हुआ हय सो विस्तार भव

परीक्षितः परीक्षणोपायश्चतारद
 नोक्तः यस्याप्सु प्रवृत्ते वीर्यं ह्य
 दिमूत्रं च फेनिलम् पुमान्स्यात्स
 क्षणैरेतेर्विपरीतस्तुषण्डकः
 धीमान् लौकिकबैदिकव्यव
 हारेषु निपुणमतिः ॥ ❀ ॥

और जो बर उमर में उठान में कन्या से बड़ा भी होय।
 और योग्य होय तो भी छोटी कन्या का विवाह करना
 बेमुना सिवहय क्यों के जो लड़के को संसार के का।
 मां की यवर हुई भी तो भी लड़की जो छुय सात बर्य।
 की व्याही तो उसे संसार की यवर होते चहिये आठ
 सात बर्य का अरसा उस अरसे में लड़का मर जाय तो
 लड़की बृथा मारी गई अपने पतिकी सूरत भी नही।
 देखी और गंड हो गई किसी काम की न रही और क उस
 न्या अक्षता का दूसरा विवाह इस सम में होना ठहरा
 नहीं तो विचार करे के कयसे महा दुःख की बात ह
 य और पूर्वोक्त दुःख पाप सब प्राप्त हुए सोइ न दुः
 ख पापों के कम होने का ग्यारह बर्य की कन्या के।
 विवाह करने के सिवाय और कोई दूसरा प्रकार हुई
 नहीं क्यों के ११ बर्य की कन्या के विवाह करने में दो
 या तीन बर्य में कन्या जब ह शियार हो गई और बर
 भी ह शियार हुआ तो उन दोनों का संग हो जायगा

दीकन्याको व्याह देते हय और कहते हय के हम तो
 निश्चत होगये कन्याका व्याह करके यह भी उन
 की ना समझी हय कोंके कन्याका तो सुख विचार
 नहीं अपने ऊपर से बोझा पटकनेको छोटी कन्या।
 छोटे बरको विवाह दो तो सयसा जनोंके उनेने अ
 षनी संतानके संगमें बड़ी भारी शत्रुता करी और वि
 चार कर देखो तो वो कन्या कहीं पटकी भी नहीं गई
 कोंके दुःखोंको देखकर दुःख अपनेको होता ही ह
 य कन्यासे बर उमर में और उठान में बड़ा होय औ
 र तरुण होय इत्यादि धर्मशास्त्रमें लिखा हय सो वि
 स्तार भयसे कछ एक प्रमाण मितान्तर ग्रंथके लिखे
 हय सो अनेक बचन और भी समझना

याज्ञवल्क्यः अविष्णुतब्रह्मचर्यो
 ललायांस्त्रियमुद्धृत अनन्य।
 पूर्विकां कान्तामसपिण्डायवो
 यलीम् अनन्य पूर्विकां दानेना
 पभोगेन वा पुरुषांतरापरिग्रही
 ताम् यवीयसीवयसा प्रमाणात्
 श्रन्त्यनाम् १४ एतरेवगुणैर्युक्तः
 सर्वाणः श्रावियो बरः यत्नात्प
 रीक्षितः पुंस्त्वे युवाधीमान् ज
 नप्रियः यत्नात् प्रयत्नेन पुंस्त्वे

श्रावयो बरः यत्नात्प
 रीक्षितः पुंस्त्वे युवाधीमान् ज
 नप्रियः यत्नात् प्रयत्नेन पुंस्त्वे

चाहय फिर जनें कौन मरे कौन जिये किसी का कुछ
 भरोसा हय नहीं यह विचार छोटी कन्या को व्याह देते
 हंय वो भी बुद्धि हीन हंय कों के जो तुम अयसा विचार
 करते हो तो लेन देन मकानों का बनवाना अच्चा कप
 ड़ा गहना सैंतके रखना पहना शीखना इत्यादिक।
 कों करते हो कों के तुमको तो कुछ अपने जीने का
 भरोसा हई नहीं जो अयसे ई सब कामों में अपना मर
 ना बिचारे तो संसार का काम काहे को चले इस तें हंय
 विचार कर छोटी कन्या का विवाह करना अयोग्य।
 हय और जो यह कहते हंय के छोटी कन्या छोटा बर
 जब दोनों का व्याह होगा तो उबें देखके हमें बड़ा सुख
 होगा उन दोनों की भोली भोली बातों को सुनके और
 रचायों से छोटी का व्याह करते हंय वो भी ना समज।
 हंय कों के यह एक की बात हय के कन्या बर अपनी
 स्त्री को नादानी से कहे के यह मेरी बहत हय और
 कन्या अपने बर को कहे के यह मेरा भाई हय इत्या
 दिक अनेक और अयसी बातें सुनकर दोनों के
 संबंधी बौहत प्रसन्न होते हंय हंसते हंय साद
 खा उनकी मूर्खता के अयसी बातों को सुनके अपने
 चित्त में शरम तो नहीं करते और उलंटी प्रसन्न हो
 ते हंय और कितने ही एक तरह का कन्या के व्याह
 का अपने ऊपर बोझ समझकर साथ बालक के कहे

कसौभाग्यवरकी बड़ी उमर संतानादिकका सुखव
 ताया और वो बालविधवा होगई और कितनेही।
 राजाबाबूयोंकी विधकही परंतु मिली नहीं और जो
 बड़े जोतसी सिद्धांतके जाननेवालेहंय वो विधमि
 लने न मिलनेके कायल नहींहंय और विध किसी
 की जन्मपत्री प्रत्यादिकोंको देखकर नहीं कहतेहं
 य और उनका इसपर विश्वासभी नहींहंय सो तुम
 जोतसियोंके कहेको निश्चय मान के छोटी कन्या।
 का विवाह मत करो जोतिसियोंके कहे पर विश्वास
 ही करना यह कुछ बुद्धि मानी नहींहंय और जो अप
 ने पास धन देखकर यह विचार करके के अब तो ह
 मारे पास धनहंय क्या जाने आगेको न रहे इसतंत्र
 वही कन्याका विवाह करदो अथवा समझ के छो
 टी कन्याका विवाह करदोहंय वो भी मूर्खहंयकों
 के तुम यह का जानोंके यह धन आगेको न रहेगा
 कदाचित् अबसे भी आगेको जादा हो जाय या जि
 तना धन तुमने ब्याहके कामको लगाता विचाराह
 य वो धनदान किये माफिक समझ कर कहीं प्रमा।
 णिक स्थानमें रखदो उसमें ब्याजका भी तुमने न फाह
 यं गा या अपने घरमें ही गाड़ दाबके रखदो ब्याहके
 समय काढ कर ब्याह कर लेना और जो कहतेहंय।
 के जो अच्छा काम विवाहादि अबही हो जाय तो अ

समग्रिहयकोंके जोतसियोंनें जिनजन्मपत्रीयों
 कोदेखकर बिचार कियाहय उनजन्मपत्रीयों।
 कीसत्यताकानिश्रयहीप्रथमतोकठिनहय के
 यहदृष्टलाग्नग्रहादिक शुद्धहयद्या नहींशुद्धहय
 और जोजन्मपत्रीशुद्धभीहुईतौभीबिचार जोति
 यका अतिसूक्ष्म और बहुतकठिनहय नतोहाल
 मेंवो समयसधसकताहय नकोईजोतसीसूक्ष्म
 बिचारकरसकताहययद्यपिजोतिसशास्त्रकोनेत्रों
 करकेबर्णनकराहय और बिनाइसकेअंधहयऔर
 रकालज्ञानइसतेहोनाचहियेऔर ग्रहाण्णदिकोंकी
 विधप्रत्यक्षभविष्यमिलतीहय और पहलेपुस्तकों
 सेभीनिश्चयइसबातकाहोनाहय परंतुकलियुग
 मेंकहींकहींप्रश्नादिकोंकाकुछएकविधमिलने।
 कासंभवहय अर्थात्सर्वत्रविधनहींमिलनेसके
 गीसोयहपुराणदिकोंमेंस्पष्टलिखाहयकेजोति
 सीयोंकेप्रश्नोत्तरकहींसंभवहोंगे ॥

शपथाःशकुनाःस्वप्नाःसामुद्रि
 कमुपश्रुतिःप्रश्नोत्तरंकालवि
 दांसंभवंतिकलौक्यचित् ॥

और प्रत्यक्षमेंभीकहींकहींयहदेखनेमेंआयाके
 जोतिसियोंनेंकन्याबरबरका जुडावादेखकर
 औरजन्मपत्रीप्रश्नादिदेखकरकन्याका जीतेत

ये आठ नौ बर्ष और जो इस अरसे मेल डका शीतला
 दिरंगे सिर जाय तो उसकी स्त्रीने अपने पति की स
 रत भी नहीं देखी और रांड हो गई तो वो बूया मारी म
 ई तमा म उमर उसे तथा उसके संबंधियों को कय
 सा भारी दुःख होता है जो वो कहा भी नहीं जाता है
 य और जो यह कहते हैं यके कन्याके भागमें जो बिध
 वा होना होयगा तो वो बिधवा होयगी ही भाग कालि
 खा का मिट सकता है और अयसा ही समझ कर के
 टा कन्या बिवाह देते हैं यह उनकी नास मी है य।
 को के जो तुम भागके लिखें हुआ को ही मानते हो तो
 तुम बीमारी में दवा को करते हो और राज गार दे न ले
 न बग यरा को करते हो भागके माफिक आप ही हो
 जायगा बिना उपायके मुंह का गिरा स भी नहीं निग
 लने सकता है इस तें जो प्रारब्ध को ही मानते हैं य
 वो बड़े मूर्ख हैं य भागके ऊपर बय ठेर होने से दुनियां
 का काम कोई भी नहीं हो सकता है और जहां कहीं
 शास्त्र में प्रारब्ध बह है उसका भी प्रारब्ध की गौण
 ता उपायकी मुख्यता में तात्पर्य है और जो
 लोक जो तसियोंको कन्या बर की जन्म पत्री दिख
 के जुड़ावा अच्छा जुड़ावे और कन्या का सौभाग्य
 और बर की बड़ी उमर जो तसियोंसे निश्चय करके
 छोटी कन्या का ब्याह कर देते हैं यह भी उनकी न

क गर्भके महीनोंको मिलाके सातमें बर्षमें अर्थात्
 जन्मसे छठा बर्ष और सप्तम बर्ष इत्यादिक छोटी
 उमरकी कन्याका विवाह करते हय कन्याकी बरा
 बर उमरके बरके साथ यह बौद्धत अयोग्य बात ह
 यकोंके कन्या तौ जलदी से हुशयार हो जायगी ।
 और लड़केको हुशयार होते लगेगा अरसा तौ क
 न्याहुई बड़ी और लड़काहुआ छोटा तौ कन्यादेख
 कर उसछोटे बरको बड़ी दुःखी होती हय और दि
 नरात जलती हय और अपने माथेको पीटती हय
 और अनेक पापोंका भी संभव हो सकता हय और
 लड़कादेखकर अपनी बड़ी स्त्रीको शा माता हय
 और शहम जाता हय और उसछोटे बरकी ^{पति} ^{वध} अज्ञा
 में बड़ी स्त्री नही रहती हय और पतिको कुछ सम
 ऋती नही हय और संसारकी भी सबर उसछोटे ब
 रको कम होती हय और बडा दुखी रहता हय औ
 र जब जमान भी हो जाता हय तौ भी उसमें बल बुद्धि ।
 धोड़ा होता हय और दुबला रहता हय और मेहतत
 सब कामोंमें थोड़ी होती हय और निर्बीर्यतासे देह
 में अनेक रोग होते हय और आयु भी थोड़ी होती हय
 अर्थात् जब तक जीता हय तब तक दुखी रहता ह
 य और यह भी हयके जो सात आठ बर्षके लड़के।
 का ब्याह कर दिया तौ लड़केको हुशयार होत चहि

र विवाह का करना मंजूर करेंगे तो जात का हे को वि
 गड़गी और जब पहले जुगो में विधवा का विवाह हो
 ताथा तब का जात बिगड़ जाती थी कुछ नहीं और जो
 दूसरी जातों के खड़ी करने की तुम्हारी इच्छा है तो
 यही सही सो आप लोग अपनी बुद्धि से विचार करो
 हठ को छोड़ सत्य धर्म दया मन में धर के के विध
 वाओं के विवाह के करने में बड़े दाय हंय या नहीं करने
 में सो दूसरे विधवाओं के ब्याह नहीं करने में अति दाय।
 प्रत्यक्ष ही दोखते हंय सो यह पाप समझना चाहिये।
 और विधवाओं के दूसरे ब्याह के करने में पापों की
 निवृत्ति है सो इसे धर्म समझना चाहिये सो इस दे
 श के ब्राह्मणादि यह कहते हंय के हमें अक्षता विध
 वा का भी दूसरा विवाह करना संमत नहीं है और
 धर्म शास्त्र से कलियुग में अक्षता के विवाह करने का
 निषेध है हमारा यही सिद्धांत है और आग्रह से।
 कहते हंय के हमें पूर्वाक्त सब दुःख पाप भोगने मंजूर
 हंय परंतु कन्या का दूसरा विवाह करना सर्वथा।
 मंजूर नहीं है और हम ब्राह्मणादिक उत्तम वर्ण
 हंय जो हमारे भी कराये हुआ तो हम उत्तम वर्ण क
 हां के रहे जय से नीच जाते होती हंय तय से ही हम
 हुए इत्यादि बहु कथन इस देश के मनुष्यों का है
 सो तो रहो परंतु हमारी बुद्धि में यह बात आती है

कपापहय और नही करने से तो गर्भहत्या बालहत्या
 पुरुषहत्या स्त्रीहत्या ब्राह्मणादि पुरुषहत्या आत्मह
 त्या विय अग्नि शस्त्र जलादिकों से बध चांडालादि।
 गमन तथा भोजन जूठे ऊगड़े जूठीं सादी धन नाश कु
 लकलंक बेश्या कर्म इत्यादि अनेक महाघोर पाप
 के जिनका प्रायश्चित्त भी नहीं होत है सो होत है हय और
 विधवाके और उसके संबंधियोंके पूर्वोक्त दुःखना
 शभी विधवाके विवाह करने ही से होत है हय और जब
 रिवाज दूसरे विवाह का हो जायगा तब तो बूढ़ हया
 शरमकी भी बात नही होयगी अर्थात् विधवाओंके
 विवाह से अनेक पाप दुःख कलेश उपद्रव मिटने
 सकते हय और जो ग्रंथ कारोंने कलियुगमें स्त्रीयों
 के दूसरे विवाह का निषेध करा है सो उनका अभि
 प्राय बयान करो के किस अभिप्राय से निषेध किया
 है या कलियुगमें पाप बढ़ानेको निषेध किया है
 अर्थात् कलियुगमें पाप बौहत बढ़ता चहिये जो ह
 म कलियुगमें विधवाओंके विवाह का निषेध करे
 ग पाप तब ही बौहत बढ़ेगा और जो हम निषेध न।
 हीं करेगे तब पाप बौहत नहीं बढ़ेगा और जो तुम क
 होके जात बिगड़े जायगी या दूसरी जाते खड़ी करनी
 पड़ेगी इस वास्ते विधवाओंका विवाह नहीं करते।
 सो यह नहीं जो जातके मिलके विधवाओंके दूस

भी

यह कहन हय के दत्ता होय या अदत्ता होय परंतु।
 घोड़ी उमर की निःसंतान स्त्री का दूसरा विवाह कर
 ना योग्य हय वों के शास्त्र से तो पहले बड़ी उमर की
 विधवा का और जो भर्ता नष्ट हो जाय उसका भी पु
 नर्विवाह करना प्राप्न होता हय महाभारत के वनपर्व
 के ननुपाख्यान में राजा जलका की स्त्री भर्ता की पुत्री
 दमयंती के स्वयंवर कवचरण अयाध्यांकर राजा।
 ऋतुपर्णको बुलाया ही था सो विस्तार भयसे लिख
 नहीं तुम आप ही देखो ॥

नष्टमृते प्रवृजिते लीचिवपति
 तेषु तौ। पंचस्वापत्सु नारीणां प
 तिरन्यो विधाय तडति स्मृतेः
 ऋतुपर्णमहावाहो त्वमायातु
 स्वयंवरं। दमयंत्या नृपश्चेष्ट
 समायाति नृपो तमाः सूर्योद
 ये द्वितीयं सा भर्तारं वरं विष्य
 सि। न हि संजायते वीरो न लो
 जीवन्मृतो पिवेति ॥

और लोकको देख कर बुद्धिसे विचार करके विध
 वाके दूसरे विवाहके करने में पाप बहुतसे हंय था
 नहीं करनेमें सो निश्चय होता हय के विधवाके दूस
 रे विवाह करनेमें जो दूसरे व्याहका करना गरीब

एान्येनसंस्कृतिःकन्यानाम
सवर्णानांविवाहश्चद्विजन्म
भिरित्यादि ॥

अर्थात्पूर्वेक्त आदित्यपुराणोक्तश्लोककामी यही
अर्थहयकेदत्ताकन्या कलियुगमेंफिरद्वारानहीं
बिवाहीजाय ॥

अत्रदत्ताशब्दः ऊहादत्तापरः
बालायाःदत्तयोन्यास्त्वितिब
चनान्तरानुरोधान् ऊहायाःदत्त
तायाःकलौपुनर्बिवाहो नका
र्य्य इतिफलितार्थः ॥

और कितनोंके मतसे अदत्ता का दूसरा विवाह कलि
युगमें स्पष्ट प्राप्त होता है सो लिखा है ॥

पुरापुरुषसंयोगान्मृतेदेयेति
केचनेत्यादिभिर्बिवाह्यतोक्ता

और मिताक्षराके सामान्य बचनका नारद बचन अ
पवादक है यह बात स्पष्ट ही है ॥

किंचसकृत्प्रदीयतेकन्येतिब
चनस्योद्वाहितापिसाकन्येति
बचनमपवादकम् ॥

सोइत्यादिक शास्त्रार्थ अनेक प्रकार सेबहुतहीह
यसोकहांतक लिखें सो उनदयालुबुद्धिमानोंका ।

दे। धर्मसिंधौ तृतीयपरिच्छेद।
 स्य पूर्वाह्नकन्यादानोत्तरमपि स
 प्रपत्नीविधेः पूर्ववरमृतौ कन्या
 ऽन्यस्मै देया सप्रपत्नीविध्युत्तर
 मपि अन्यस्मै देयेति कलियुगो।
 नियच्छम ॥

तत

सादयालु बुद्धिमान उनपंडितों का यह उत्तर देते हैं
 यके मुनीश्वरोंके बचनोंसे स्पष्ट अज्ञता कन्याके
 दूसरे विवाहका कलियुगमें नियेध नहीं प्राप्त हो
 ता और नवीन ग्रंथ कारणे जो अज्ञता कन्याके
 दूसरे विवाहका कलियुगमें स्पष्ट नियेध कियाह
 य सो अपनी बुद्धिमानीसे सो यह बिचाराके पूर्वा
 क्त नारद बचनसे जो प्राप्त भया अज्ञता कन्याका।
 दूसरा विवाह उसका कलियुगमें नियेधक पूर्वीक्त
 आदित्यपुराणोक्त श्लोक नहिं होसकताहय वंशके
 कलिबर्ज्य प्रसंगमें आदित्यपुराणोक्त श्लोकसे ज्ञा
 ताका ही कलियुगमें दूसरे विवाहका नियेध प्राप्त
 होताहय सो पहले श्लोकका भी इसके अनुसार अ
 र्थ करना योग्यहय ॥

सही

हेमाद्रौ आदित्यपुराणे विधवा
 यां प्रजोत्पत्तौ देवरस्य नियोजन
 म् बालायाः क्षतयो न्यास्तु वरे

पूर्वसप्तपदीविधेरधिगतेदोषे
 बरेवामृतौ।दियान्यत्रविवादि
 तापिचबध् र्याविद्वयोनिनेचेति

के साकितनेही पंडित उनको उत्तर देतेहय कदूसरा
 विवाह कन्यां करने का कलियुगमंशास्त्रमंनियेध
 निरवाहय पहले और और जुगोमं होताथा ॥

इदं कलौ निविद्वंद्वरेण सुतोत्प
 तिर्दत्ता कन्या नदीयत इत्यादि
 त्यपुराणो कलौ नियेधात् मिता
 दारायां च सकृदेव कन्या प्रदीय
 त इति शास्त्र नियमः ॥५॥

और वसिष्ठादिकोंके बचनोंसे यह प्राप्न होताहय
 कंकन्यादान करे पर सप्तपदीसपहले जोवर मर
 जायतौ कन्या दूसरे बरको व्याहदे और सप्तपदीह
 एपर कन्याका दूसरा विवाह कलियुगमंनियेध
 हय अपरार्कमें वसिष्ठबचन नारदबचनहय ॥

वसिष्ठः अद्रिर्वाचापिदत्ताया
 म्रियेतादौ वरोयदि।नचमंत्रोप
 नीतास्यात्कुमारीपितुरेवसा
 नारदः पाणिग्रहणिकामंत्रा
 नियतदारलक्षणाम्।तेयानि
 ष्ठातुविजेयाविद्वद्भिः सप्तमप

दसधितादतीहंय और अपनी जाती किसी लड़के के
 को गोदी लेकर उसमें अपना जी लगाकर उसके व्याह
 शादी वगैरे कामों में लगी रहती हंय धन्य वो पतिव्र
 ता स्त्री हंय और उनका बड़ा जश इस लोक में होता ह
 य और परलोक में भी स्वर्गादिक की प्राप्ति हाती हय
 सा कितने ही दयालु बुद्धिमान महाशयो ने अत्रय
 सी पतिव्रता स्त्रियों का हीना इस समे में नहीं जान के
 और हजारों की बीच में ना कोई एक हुई भीताया ह
 या अत्रय सामने समझकर और बालबिधवों के पू
 र्वाक्त अनेक दुःख और तरह तरह के पाप उपद्रव वि
 चार कर उन बालबिधवों का दूसरा विवाह करना
 द्विस भला समझकर अंगीकार करा और धर्मशास्त्र
 के प्रमाण दिये सो नारद मुनका बचन हय ॥

उद्धाहितापिसाकन्या नचेत्सं
 प्राप्नमैथुना। पुनः संस्कारमर्ह
 वयथा कन्या तथैव सा ॥१॥

के जो कन्या व्याहदी होय और अपने पतिके साथ सं
 गकोन प्राप्नहुइ होय और जो उसका पति मर जाय तो।
 उसका दूसरा व्याह करना योग्य हय उसको कन्या।
 कारीके भाफिक समझना चाहिये और सूत्रभाष्य का
 त्यायन पाराशरादिकों का भी यही कथन हय और
 ज्योतियके ग्रंथों में भी यही लिखा हय ॥

झाड़कर किसी जातबेजातके साथ घरीनिकमका
 ही देश विदेशमें भागकर चली जाती हंय और कित
 नों पहले खोटा काम करके पीछेसे पछताके बुयमें
 बके या जहर खाके मर जाती हंय और कितनी गर्भ
 हत्या बालहत्यादि महापाप करती हंय और कितनी
 बेशवा होकर कोठोपर जा ब्यठती हंय और कितनी
 ही पुरष उनके वास्ते आपसमें लड़ते जगड़ते हंय और
 दुशमनीसे सरकारमें तरह तरहके जगड़ जूठे जूठल
 गादते हंय और कितनी ही बद् और तं पुरुषोंको बिय
 देकर मार कर औरोंके पास चली जाती हंय और कित
 नही बद् पुरष उन स्त्रियोंको मार डालते हंय और
 कितनी ही उन स्त्रियोंके सुसर वगैरे वारस बद् चलन
 देखकर औरतको मार डालते हंय और बद् पुरषको
 भी मार डालते हंय और कितनी ही उन बालाविधवा
 के सुसर वगैरे फजीतेसे डरकर घाटी सबवाते दे
 खकर सुनकर चुपकर रहते हंय के जो कुछ कहेंगे
 तो फजीता बड़ा होगा और जहां तक उनसे बन स
 कता है तहां तक सब अथव उन स्त्रियोंके छिपा
 ते हंय और कोई एक पढी भई अकलमंद अपने म
 नको परमेश्वर में डालकर उसकी याद पूजानाम
 लेना अपने पातके नाम पर दान पुन्य करना तीर्थ
 यात्रा इत्यादिकनेक कामोंमें अपनी उमरको आन

संग बातें करती हुईं को देखकर बड़े हावके मारती
 हंय और यँदुःख जो नहीँ सहा जाता इसवास्ते अप
 ना भरजाना परमेश्वर सहभे शां मांगती रहती हंय
 उनका जीना मरने से भी बचर हो जाता ह्य ये बड़ी
 मुशकिल से अपनी उमर को काटती हंय उनको जय
 सादुःख होता ह्य सो वाहीँ जानती हंय दूसरा कोई
 भी नहीँ जान सकता ह्य यह गजब परमेश्वर करे
 किसी पर भी नपड़े उन बालबिधवायोंको देखकर
 कयसाहीँ मन सकत होय तो भी मनकांपने लगता
 ह्य और बालबिधवोंके शास सुसर माचापवगैरे
 उन बालबिधवायोंको देखदेखकर जला करते हैं
 और उनका मरना चाहते रहते हंय और कहते हंय
 कयक म्वयत ह्य अपने मालकको खा गईँ इसकी
 सूरत भी नहीँ देखो और गेचिता दहकती भईँ ह्य ह
 मारीक्याती परसे टल जायतो अच्छा ह्य और बिध
 वोंकी रखवाली तरह तरह से उनके संबधी करते
 रहते हंयके जिसमें वो बिगड़ नहीँ और कहते हंय
 के परमेश्वर कहीं हमारी हया शरम रखे बाल बिध
 वोंके नातिरिश्तेवालोंकी भी दुःखसे जिंदगी बिगड़
 जाती ह्य सो कहां तक लिखेंके हया शरमवालीं बाल
 बिधवोंके मारे दुःखके तड़फतड़फकर प्राणभोनि
 कसजाते हंय और कितनीहीँ बेपढीं मूर्खे हया शरम

कन्यादुःखनिवारणाख्य मिदं पत्रम्

इन्द्रप्रस्थनिवासिपण्डितविश्वेश्वर
नाथगोस्वामिविरचितम्

श्रीः इमसंसारमेंसवांको दुःखकहानसंघड़ा प
लभोकाटना मुशकाल पड़ जाताहय और सुखमें
तमाम उमर भीवांततेहएकुकु नहींमालमहोतीह
य तहांस्त्रियोंको बालबिधवाकाही जानाबहुत
होबड़ाभारीदुःखहय जोबयानभीनहींहोसकत
हय और तमामठमरवाअच्छाभाजन नहींकरती
अच्छाकपड़ा और गहना नहींपहरती और जोमरि
मेंलगकरदवानहींकरती और रनेमेंफिकरमेंगह
र गहरे श्वासलेनमेंघोटनेमें उनकादिनरातबीत
ताहय अच्छासजपरसातीनहींहय और माबाप
भाईवगैर और शासमुसरदेवर जेठवगैर दिनरा
तउनको तरंह तरंह सतासंतरहतेहय और नि
र्जलबस्तबोहतसकरतीहय और तरंह तरंह से
अपनीदेहीको सुखातीहय और ऊठे कलंकसेड
रती रहतीहय और उनके मनमेंबड़ादुःखरहना
हय और स्त्रियोंकोपहरी आहीदेखयापालकके

